



## سوال

(71) چار سے زیادہ عورتوں سے شادی

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا کوئی شخص چار سے زیادہ عورتیں بیک وقت اپنے نکاح میں رکھ سکتا ہے؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیح السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

آدمی کے لیے جائز ہے کہ وہ بیک وقت ایک سے زیادہ عورتیں اپنے نکاح میں رکھے لیکن ایک سے زیادہ کی حد چار ہے۔ جیسا کہ قرآن میں ہے کہ:

وَإِنْ نَحْنُمُ إِلَّا لَنَحْطُوهُنَّ فَإِذَا تَوَلَّوْنَ فَإِنَّهُنَّ فَاحِشَاتٌ لِّكُلِّ نَحْوٍ مِّنَ النِّسَاءِ مَثَلِ ثَلَاثٍ وَرُبْعٍ فَإِنَّ نَحْنُمُ إِلَّا لَنَحْطُوهُنَّ وَأُولَٰئِكَ أُولُو الْأَرْحَامِ... النساء ۳

"اگر تمہیں ڈر ہو کہ تم ان سے نکاح کر کے تم انصاف نہ رکھ سکو گے تو اور عورتوں میں سے جو بھی تمہیں چھٹی لگیں تم ان سے نکاح کر لو۔ دو دو تین تین چار چار سے لیکن اگر تمہیں برابری نہ کر سکنے کا خوف ہو تو ایک ہی کافی ہے یا تمہاری ملکیت کی لوٹائی یہ زیادہ قریب ہے کہ (ایسا کرنے سے نا انصافی اور) ایک طرف جھک پڑنے سے بچ جاؤ۔" [1]

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ہر شخص کو ایک سے زیادہ شادیاں کرنے کی اجازت دی ہے کہ خواہ وہ دو شادیاں کرے تین کرے یا چار بشرطیکہ اسے کسی پر ظلم کا خدشہ نہ ہو۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے چار سے زیادہ کی اجازت نہیں دی۔ اور شرمگاہوں کے بارے میں اصل حرمت ہی ہے لہذا صرف اتنی ہی جائز ہوں گی جتنی کے لیے اللہ تعالیٰ نے اجازت دی ہے اور اللہ تعالیٰ بے بیک وقت چار سے زیادہ بیویوں کی اجازت نہیں دی اس لیے جو بھی چار سے زیادہ ہوں گی ان کی اصل تحریم ہی ہے۔

اسی طرح یہ بات مختلف احادیث سے بھی ثابت ہے اور صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین آئمہ اربعہ اور تمام اہل حدیث والجماعت کا قولاً اور عملاً اجماع ہے کہ کسی بھی آدمی کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے نکاح میں چار سے زیادہ عورتوں کو رکھے سوائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اور جو بھی چار سے زیادہ عورتیں اپنے نکاح میں رکھے گا وہ کتاب و سنت کا مخالف ہو گا۔ (سعودی فتویٰ کمیٹی)

[1]۔ النساء: 3



مجلس البحث والدراسات  
محدث فتوى

## فتاویٰ نکاح و طلاق

سلسلہ فتاویٰ عرب علماء 4

صفحہ نمبر 131

محدث فتویٰ